رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

ہر انگریزی ماہ کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو قادیان دارالامان سے نکلتا ہے

رجسٹرڈ ایل نمبر ۲۲۹۶

البدر

قادیان

ایڈیٹر: میر قاسم علی احمدی

جلد ۱۸ | قادیان مورخہ ۲۸ ستمبر ۱۹۲۳ء مطابق ۱۶ اکتوبر ۱۳۵۲ھ | نمبر ۲۲/۲۵

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سلسلہ کی خبریں

۱- حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی طبیعت ہفتہ زیر اشاعت میں علیل رہی۔ اب بفضلہ تعالیٰ نسبتاً آرام ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے درد دل سے بالالتزام دعا فرمائیں۔

۲- برادرم خواجہ عبدالرحیم صاحب ناگپور سے احباب کی خدمت میں درخواست دعا کرتے ہیں کہ ان کی اہلیہ عرصہ چار ماہ سے کئی عوارض سے علیل ہیں جس سے کمزوری بہت ہوگئی ہے۔ اس کی صحت و زندگی کے لئے دعا فرما کر ثواب حاصل کریں۔

۳- قادیان میں چونکیس ہیضہ کے ہوئے تھے۔ خدا کے فضل اور حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ کی خاص توجہ اور دعاؤں سے اب دن بدن اس میں کمی ہو رہی ہے۔ اور صفائی کا خاص انتظام اور معالجہ کے لئے تمام ڈاکٹروں کا بورڈ بنا کر اہل قصبہ کے لئے فیض عام جاری کر دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے رحم سے اس بیماری کو بکلی دور کرے۔ آمین

جو بام عرش تک پہنچے وہی عرفان پیدا کر

اُٹھ اے مسلم تو پھر ہمت کا کچھ سامان پیدا کر
مثال ساکنینِ نجد تو ایمان پیدا کر
ہوا تیری مخالف ہے پہ رکھ اپنا قدم ثابت
جو بامِ عرش تک پہنچے وہی عرفان پیدا کر
نگاہوں میں جو بجلی ہے تو اب اٹھ اس کو ظاہر کر
جو شیطاں کو مٹا ڈالے وہی ایقان پیدا کر
سکونِ روح فرسا کو حیواۃِ جاودانی دے
سمندر میں تلاطم ہائے بے پایاں پیدا کر
فرشتے بھی بصد عزت کہ جن سے نام لیں تیرا
عمل ایسے بنا اپنے تو ایسی شان پیدا کر
لبِ بامِ تمنا تک جو تجھ کو راہ دکھلائے
اُٹھ اے فاضل وہی سینے میں اک طوفان پیدا کر
بھنور میں ناؤ آتی ہے تو اٹھ کر پار کر اس کو
جو آقا تیرا رکھتا تھا وہی احسان پیدا کر

(پیر خلیل احمد منشی فاضل قادیان)

قادیان کی نئی ایجاد

"انکو کمپنی" نے قادیان میں مختلف اقسام کی سیاہیاں تیار کرنے کا کام شروع کیا ہے۔ بلیو بلیک سُرخ اور مہریں لگانے کی سیاہی۔ نیز فاؤنٹن پن دیگر ہر قسم کی روشنائی بہت بڑے پیمانہ پر تیار کرنے کا انتظام کیا گیا ہے۔ دنیا بھر کی روشنائیوں میں خواہ وہ ولایتی ہوں یا ہندوستانی "انکو" اپنا نظیر نہیں رکھتی آزمائیں اور فائدہ اٹھائیں۔

قیمت نہایت ارزاں (تاجروں کو خاص رعایت)

فاؤنٹن پن کی سیاہی ۰۳ر فی بوتل
عام لکھنے کی بلیو بلیک سیاہی } ۱۴ر
پتھر کی بڑی بوتل میں

نوٹ:- دیگر اقسام کی سیاہیوں کے متعلق ایجنٹس سے دریافت کریں۔ المشتہر

میسرز دی سنو سوپ اینڈ پرفیومری کمپنی قادیان
(رسول ایجنٹس برائے ہندوستان)

انبیاء سے ہم چھپے

۶۵ پیر اکبر علی صاحب پلیڈر
شہر فیروز پور
Feroze pure city

ولادت مسیح موعود کی پیشگوئی کے متعلق محمد عمر صاحب حریف کثیر ہیں اور دردی کو اخبار کے مفت جاری کرنے کا وعدہ فرمایا ہے۔ اور سلسلہ کے مخالف مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو ۹ اکتوبر ۱۹۲۳ء بروز ہفتہ دوسرا فرد مباحثہ مقام سعد مولوی ثناء اللہ صاحب امرتسری کو ۹ اکتوبر ۱۹۲۳ء بروز ہفتہ دوسرا فرد مباحثہ مقام سعد

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فاروق

قادیان دارالامان مورخہ ۲۸ ستمبر ۷ اکتوبر سنہ ۱۹۳۳ء

کلام الامام امام الکلام

عیسائیوں پر اتمام حجت

(از مسیح موعود علیہ السلام)

۱۸ مئی ۱۸۸۸ء روز پیر میں ایک صاحب فتح مسیح نام عیسائی واعظ نے بمقام بٹالہ اس عاجز کے مکان نشستگاہ پر آکر ایک عام جلسہ میں جس میں پچاس سے کچھ زیادہ آدمی مسلمان اور ہندو بھی تھے۔ مجھ سے مخاطب ہو کر یہ دعویٰ کیا۔ کہ جیسے آپ اس بات کے مدعی ہیں۔ کہ میری اکثر دعائیں جناب الٰہی میں بپایہ قبولیت پہنچ کر ان کی قبولیت سے پیش از وقوع مجھ کو اللہ جلشانہٗ بذریعہ اپنے الہام خاص کے اطلاع دے دیتا ہے۔ اور غیب کی باتوں پر مجھے مطلع کرتا ہے۔ یہی مرتبہ ملہم ہونے کا مجھ کو بھی حاصل ہے۔ اور خدائے تعالیٰ مجھ سے بھی ہمکلام ہو کر اور میری دعائیں قبول کر کے پیش از ظہور مجھ کو اطلاع دے دیتا ہے۔ اس لئے میں آپ سے آپ کی پیشگوئیوں میں مقابلہ کرنا چاہتا ہوں۔ جس قدر اور جس طور کی پیشگوئیں عام جلسہ میں آپ تحریر کر کے پیش کرینگے۔ اسی قسم کی پیشگوئیاں اپنی طرف سے میں بھی پیش کروں گا۔ اور فریقین کی پیشگوئیاں اخبار نور افشاں میں چھپوا دوں گا۔

چنانچہ میاں فتح مسیح نے یہ دعویٰ کر کے بالمقابل پیشگوئیوں کے پیش کرنے کے لئے ۲۱ مئی ۱۸۸۸ء روز دوشنبہ دن مقرر کیا۔ اور وعدہ کیا۔ کہ تاریخ اور روز مقررہ پر ضرور حاضر ہو کر بمقابل تمہارے یعنی اس عاجز کے الہامی پیشگوئیاں پیش کروں گا۔ اب چونکہ ہم یقیناً جانتے ہیں۔ کہ عیسائی مذہب برکت اور قبولیت اور ایمانداری کے پھلوں سے بالکل خالی ہے۔ اور سارا گذارہ لاف وگزاف اور بادہ گوئی پر ہے۔ اور تمام برکتیں اسلام سے ہی خاص ہیں۔ اس لئے ہم نے مناسب سمجھا۔ کہ اس لاف وگزاف کی اصلیت ظاہر کرنے کے لئے اور نیز بینات پبلک کو دکھانے کے لئے کہ کہاں تک عیسائیوں میں دروغگوئی اور بے باکی نے رواج پکڑ لیا ہے۔ اسے بالمقابل کرامت نمائی کے لئے اجازت دی جائے ؎

تا سیہ روئے شود ہر کہ دروغش شود

سو آج ہماری طرف سے بھی اس قسم کا مناظرہ قبول ہو کر عام اطلاع کے لئے یہ اعلان جاری کیا جاتا ہے۔ کہ ۲۱ مئی ۱۸۸۸ء کو پیر کے روز میاں فتح مسیح عیسائی روح القدس کا فیض دکھلانے اور (الہامی) پیشگوئیاں بالمقابل سنانے کے لئے ہمارے مکان پر جو نیو بخش ذیلدار کا طویلہ ہے آئیں گے۔ جیسا کہ انہوں نے قریباً پچاس آدمی کے روبرو یہ وعدہ کر لیا ہے۔ پہلے ہم الہامی پیشگوئیاں بقید تاریخ پیش کریں گے۔ اور پھر اس کے مقابل پر ان کے ذمہ ہوگا۔ کہ ایسی ہی الہامی پیشگوئیاں وہ بھی پیش کریں گے

.. ..

.. ..

پس جو صاحب اس جلسہ کو دیکھنا چاہتے ہوں۔ انہیں اختیار ہے۔ کہ دس بجے تک بروز پیر ہمارے مکان پر بٹالہ میں حاضر ہو جاویں۔ پھر اگر میاں فتح مسیح برطبق اپنے وعدہ کے پیر کے دن آ موجود ہوئے ہیں۔ اور روح القدس کی الہامی طاقت جو اٹھارہ سو برس سے عیسائی جماعت سے بوجہ گمراہی ان کی کے گم ہو چکی ہے۔ تازہ طور پر دکھلائیں۔ اور ان پیشگوئیوں کی سچائی اپنے وقت میں ظہور میں آجائے تو بلاشبہ عیسائیوں کو اپنے مذہب کی صداقت پر ایک حجت ہوگی۔ کیونکہ ایسے عظیم الشان میدان مقابلہ میں خدا تعالیٰ نے ان کی حمایت کی۔ اور مسلمانوں کی نہ کی۔ اور ان کو فتح دی۔ اور مسلمانوں کو نہ دی۔ لیکن اگر ہماری پیشگوئیاں سچی نکلیں۔ اور اس میدان میں دشمن کو شکست اور ہم کو فتح ہوئی۔ تو اس سے صاف ثابت ہو جائے گا۔ کہ خدا مسلمانوں کے ساتھ ہے۔ اور اگر میاں فتح مسیح تاریخ مقررہ پر نہ آئے۔ اور اس مقابلہ سے ڈر کر بھاگ گئے۔ تو جو کاذبوں کی نسبت کہا جاتا ہے۔ ان سب الفاظ کے وہ مستحق ٹھہریں گے۔ اور تاریخ مقررہ پر حاضر ہونے والے عیسائی چلن سے اچھی طرح واقف ہو جائیں گے۔ اور نیز یہ گریزان کی حقیقتاً فتح اسلام متصور ہوگی۔ والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

المعلن

(خاکسار غلام احمد از بٹالہ۔ طویلہ نبی بخش ذیلدار)

۱۸ مئی ۱۸۸۸ء

یہودی مشن

رسالہ کذبات مرزا کا جواب

(السلسلہ گذشتہ)

(از ماسٹر محمد علی اظہر)

جھوٹ ۱۳۔ مرزا صاحب "واذ قال اللہ یعیسیٰ ابن مریم ءانت قلت للناس۔ یہ قصہ وقت نزول آیت زمانہ ماضی کا ایک قصہ تھا۔ نہ کہ زمانہ استقبال کا (یعنی یہ باتیں خدا اور عیسیٰ کے درمیان رسول پاک سے پہلے ہو چکی تھیں) کیونکہ اذ خاص واسطے ماضی کے آتا ہے" (ازالہ اوہام صفحہ ۶۰۲ کی یہ عبارت نقل کر کے آگے ابو عبیدہ صاحب فرماتے ہیں۔

"صریح جھوٹ اور اس کا جھوٹ ہونا براہین احمدیہ حصہ ۵ صفحہ ۱۵۲ پر اس طرح بیان فرماتے ہیں" اللہ تعالیٰ عیسیٰ علیہ السلام سے یہ باتیں قیامت کے دن کریں گے" لفظاً اور لکھا ہے "جس شخص نے کافیہ یا ہدایت النحو بھی پڑھی ہوگی۔ وہ خوب جانتا ہے۔ کہ ماضی مضارع کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پچھلا ۲۸ر ستمبر کا فاروق کیوں نہیں نکلا؟

میری اس غلطی کی وجہ سے جو مجھ سے نادانستہ ۲۸ر ستمبر کے پرچہ میں مکرمی رحمت اللہ صاحب شاکر معاون الفضل کی علالت کی خبر لکھتے ہوئے نرس ہسپتال کے متعلق چند ایسے الفاظ لکھے گئے۔ جن کو کسی حالت میں بھی مجھے اخبار میں نہ لکھنا چاہیئے تھا۔ کیونکہ حسب احکام شریعت و نظام سلسلہ یہ شکایت مجھے خلیفۂ وقت کے حضور یا اولی الامر سلسلہ عالیہ احمدیہ کے سامنے پیش کرنی مناسب تھی۔ مگر میں نے کم فہمی سے اسے اخبار میں شائع کرا دیا۔ جس سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کو تکلیف پہنچی۔ اور حضور کی طرف سے الفضل میں وہ اعلان فاروق کے متعلق نکل گیا۔ جس کو احباب نے پڑھا ہوگا۔ اسلیئے میں نے تا وقتیکہ حضور کی طرف سے اس قصور اور غلطی کی معافی نہ ہو جائے۔ اخبار نکالنا مناسب نہ جانا۔ اور فوراً ہی اپنی معذرت نہایت ندامت کے ساتھ اپنے پیارے امام و آقا کے حضور بھجوا دی۔ جو کسی مصلحت الٰہی کے ماتحت بروقت حضور تک نہ پہنچی۔ ورنہ الفضل کا اعلان رک جاتا۔ پھر دوبارہ میں نے عرض کیا تو حضور نے اپنی شان رحیمی و کریمی کے مطابق اپنے خطا کار قصوروار غلام کو مندرجہ ذیل ارشاد اپنے دست خاص سے لکھ کر اس غم و اندوہ سے نجات بخشی۔ اور اس کے ساتھ ہی سابقہ اعلان کی منسوخی کا دوسرا اعلان الفضل میں شائع کرنے کو بھیجدیا۔ جس کی نقل خاکسار کو بھی ارسال فرمائی گئی ہے۔ حضور کا ارشاد تحریری اور اعلان یہ ہیں:۔

مکرمی۔ السلام علیکم۔ مجھے افسوس ہے۔ کہ جواب میں دیر ہوئی۔ لیکن آپ کے اس تازہ خط کے ملنے سے پہلے میں اس بارہ میں ہی اعلان لکھوا کر الفضل کو بھجوا چکا ہوں۔ اور اسکی کاپی آپ کو بھجوانے کی تاکید کر دی تھی۔ اس وقت تک آپ کو مل چکی ہوگی۔ والسلام

(مرزا محمود احمد)

اعلان

میں نے چند دن ہوئے۔ "فاروق" کے متعلق ایک اعلان شائع کیا تھا۔ اگر اس اعلان کی اشاعت سے پہلے پہلے میر صاحب کی طرف سے اظہارِ ندامت کی تحریر مجھے مل جاتی۔ تو میں اس اعلان کو رکوا دیتا۔ لیکن ایک غلط فہمی کی وجہ سے یہ تحریر اعلان کے بعد مجھے ملی۔ میں ان کے اظہار ندامت کو صحیح اور واقعی سمجھکر قبول کرتا ہوں۔ اور الفضل مورخہ ۲۶/۹/۳۳ میں جو اعلان "فاروق" کے متعلق ہوا ہے۔ اُسے منسوخ کرتا ہوں۔ میر قاسم علی صاحب ایک صحابی ہونیکی حیثیت سے اور ایک پرانے کارکن ہونے کی حیثیت سے جہاں اس بات کے مستحق ہیں۔ کہ اُن کا مناسب احترام کیا جائے۔ وہاں انہی دونوں وجوہ سے اُن پر زیادہ ذمہ داری بھی عائد ہوتی ہے۔ اور میں امید کرتا ہوں۔ کہ وہ آئندہ اپنے اخبار کو ایسے نوٹوں سے محفوظ رکھیں گے۔ جو نظام سلسلہ میں خلل کا موجب ہوں۔ یا فتنہ پرداز لوگوں کے لئے آلہ کار بن جائیں مجھے یقین ہے۔ کہ جو قابل اعتراض نوٹ "فاروق" میں شائع ہوا ہے۔ وہ کسی بدنیتی کی وجہ سے نہیں ہوا۔ لیکن چونکہ جماعتی نظام کی ترقی یا تباہی خالی نیتوں پر نہیں۔ بلکہ بہت کچھ اعمال کی نوعیت پر بھی مبنی ہوتی ہے۔ اس لئے مجھے نہایت افسوس کے ساتھ وہ اعلان کرنا پڑا تھا۔ اور اب ان کے اظہار ندامت پر میں خوشی سے اُسے منسوخ کرتا ہوں۔

یہ خدا کا احسان ہے۔ کہ اس نے اندرونی اور بیرونی دشمنان سلسلہ کی تمام خوشیوں کو خاک میں ملا کر رنج و غم سے مبدل کر دیا ؎

رہیں ماتم ہمارے گھر میں شادی نہ ہو شادی نہ جز اندوہ آخری الاعادی

خادم سلسلہ خاکسار میر قاسم علی ایڈیٹر فاروق ۵/۱۰/۳۳

Digitized by Khilafat Library Rabwah

معنوں پر بھی آجاتی ہے۔ (ضمیمہ براہین احمدیہ حصہ ۵ صفحہ ۶) اب دونوں کا تناقض دور کرنا کسی قادیانی عالم ہی کا کام ہے۔ عقل عامہ تو اس کے سمجھنے سے قاصر ہے۔"

اظہر۔ واقعی آپ جیسے مادہ پرست عامی اور جاہل مطلق ان رموز کے سمجھنے سے قاصر ہی ہیں۔ خصوصاً اس لئے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی نیر کی روشنی نے آپ کی شیرہ چشموں کو چندھیا دیا ہے۔ مزید برآں یہ کہ آپ لوگوں نے بغض و عناد کی پٹی اپنی آنکھوں پر باندھ رکھی ہے۔ پھر آپ کو سجھائی دے تو کس طرح۔ آپ جیسوں کے لئے ہی خدا تعالیٰ نے قرآن شریف میں فرمایا ہے۔ سا صرف عن اٰیٰتی الذین یتکبرون فی الارض بغیر الحق ط وان یروا کل اٰیۃ لا یؤمنوا بھا وان یروا سبیل الرشد لا یتخذوہ سبیلا۔ وان یروا سبیل الغی یتخذوہ سبیلا ط ذالک بانھم کذبوا بایٰتنا وکانوا عنھا غٰفلین ۔ ۹ پ ۔ ہم اپنی نشانیوں سے ان لوگوں کو جو ناحق زمین پر تکبر کرتے ہیں پھیر دینگے۔ اور اگر تمام نشانیاں بھی دیکھ لیں۔ تب بھی ان پر ایمان نہ لائیں گے اور اگر رشد کا رستہ دیکھیں۔ تو اس کو راستہ ہی نہ سمجھیں گے اور اگر گمراہی کا رستہ دیکھیں۔ تو اس کو راستہ سمجھیں گے یہ اس واسطے کہ انہوں نے ہماری نشانیوں کو جھٹلایا۔ اور ان سے غافل رہے۔

اپنی اسی عادت کی وجہ سے آپ نے "صریح جھوٹ" کے الفاظ اپنا کلیہ کلام بنا لئے ہیں۔ حالانکہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ازالہ اوہام میں اپنے دعویٰ کو دلائل سے واضح کیا ہے۔ مگر آپ نے وہی لا یتخذوہ سبیلا کی روش اختیار کی ہے۔ اتنا حوصلہ نہیں ہوا۔ کہ ان دلائل کو درج کر کے ذرا ان کی تردید بھی کر دکھاتے ہاں اپنی عادت کے مطابق "صریح جھوٹ" کہنے کے لئے تیار ہو گئے۔ لیجئے میں وہ دلائل نیچے نقل کر دیتا ہوں۔ اگر آپ کو یا آپ کے حمائتیوں میں سے کسی کو ان کی تردید کا حوصلہ ہے۔ تو میدان میں آئیں۔ ورنہ سب پر واضح ہو جائے گا۔ کہ آپ حقیقتاً اسی گروہ کے ایک فرد ہیں۔ جس کا ذکر مندرجہ بالا آیت میں کیا گیا ہے۔ دلائل مندرجہ ذیل ہیں۔

---

(۱) اس قصہ کے پہلے بعض دوسرے قصے قرآن کریم میں اس طرز سے بیان کئے گئے ہیں۔ وہ بھی ہمارے معنوں کے موید ہیں۔ مثلاً یہ قصہ واذ قال ربک للملٰئکۃ انی جاعل فی الارض خلیفۃ کیا اس کے یہ معنی کرنے چاہئیں۔ کہ خدا تعالیٰ کسی استقبال کے زمانہ میں ملائکہ سے ایسا سوال کریگا؟

(۲) ماسوا اس کے قرآن شریف اس سے بھرا پڑا ہے۔ اور حدیثیں بھی اس بات کی مصدق ہیں۔ کہ موت کے بعد قبل از قیامت بھی بطور بازپرس سوالات ہوا کرتے ہیں۔"

جس آیت پر آپ کا اعتراض ہے۔ اس سے پہلے رکوع میں ہی تو دفعہ از آیا ہے۔ کیا آپ ثابت کر سکتے ہیں۔ کہ وہ زمانہ ماضی کے نہیں۔ بلکہ زمانہ استقبال کے قصے ہیں۔ ذرہ حوصلہ تو کریں۔ دیکھیں تو سہی آپ کی روح مرجاتی ہے یا نہیں؟

اور دوسری دلیل کے متعلق بھی قرآن شریف اور احادیث سے ثبوت ملتے ہیں۔ چنانچہ بطور نمونہ چند ایک پیش کئے جاتے ہیں۔

(ا) ولقد جئتمونا فرادی کما خلقنکم اول مرۃ وترکتم ما خولنکم وراء ظھورکم وما نری معکم شفعاءکم الذین زعمتم انھم فیکم شرکٰؤا لقد تقطع بینکم وضل عنکم ما کنتم تزعمون ۔ ۷ پ ۔ اور تم ہمارے پاس اکیلے اکیلے آئے۔ جیسا کہ ہم نے تم کو پہلی بار پیدا کیا تھا۔ اور جو کچھ ساز و سامان ہم نے تم کو دیا تھا۔ وہ سب تم اپنی پشت کے پیچھے چھوڑ آئے۔ اور ہم تمہارے سفارشی بھی نہیں دیکھتے۔ جن کی نسبت تمہارا گمان تھا۔ کہ تمہارے معاملات میں شریک خدا ہیں۔ تمہارے درمیان قطع تعلق ہو چکا۔ اور جو کچھ تمہارا گمان تھا۔ وہ تم سے دور ہو گیا۔

(ب) ولا تحسبن الذین قتلوا فی سبیل اللہ امواتا ط بل احیاء عند ربھم یرزقون ۝ فرحین بما اٰتھم اللہ من فضلہ ویستبشرون بالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم الا خوف علیھم ولا ھم یحزنون ۔ ۴ پ ۔ اور ان لوگوں کو جو اللہ کے راستے میں قتل ہوئے۔ مردے مت خیال کرو۔ بلکہ وہ اپنے رب کے نزدیک زندہ ہیں۔ رزق دیئے جاتے ہیں۔ جو اللہ نے اپنے فضل سے دیا۔ اس سے وہ خوش ہیں اور جو لوگ ابھی ان سے ان کے پیچھے ماندوں سے نہیں ملے۔ ان کی نسبت بشارتیں پا رہے ہیں۔ کہ ان پر کوئی خوف نہیں۔ اور نہ وہ غمگین ہونگے۔

(ج) قال یا عبدی تمنی علی اعطک قال یا رب تحیینی فاقتل فیک ثانیۃ قال الرب تبارک و تعالیٰ انہ سبق منی انھم الیہ لا یرجعون (مشکوٰۃ مجتبائی صفحہ ۵۷۹ باب جامع المناقب)

اللہ تعالیٰ نے شہید جابر کے باپ کو فرمایا۔ کہ کوئی آرزو کر۔ اس نے کہا۔ مجھے دنیاوی زندگی بخش کہ تیرے رستے میں دوبارہ قتل کیا جاؤں۔ فرمایا کہ میرا یہ قانون ہو چکا ہے۔ کہ یہاں سے دنیا کی طرف نہیں لوٹیں گے۔ یہ کلام بھی قبر میں ہی قبل از قیامت ہوا۔

(د) صحیح بخاری جلد سوم۔ کتاب التفسیر آخر سورہ مائدہ۔ عن ابن عباس انہ یجاء برجال من امتی فیوخذ بھم ذات الشمال فاقول یا رب اصیحابی فیقال انک لا تدری ما احدثوا بعدک فاقول کما قال العبد الصالح وکنت علیھم شھیدا ما دمت فیھم فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم۔

قیامت کے دن بعض لوگ میری امت سے آگ کی طرف لائے جائیں گے۔ تب میں کہوں گا۔ کہ میرے اصحاب

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تو میرے اصحاب ہیں۔ تب کہا جائے گا۔ کہ تجھے ان کے کاموں کی خبر نہیں۔ جو تیرے پیچھے ان لوگوں نے کئے سو اس وقت میں وہی بات کہوں گا۔ جو ایک نیک بندہ نے کہی تھی۔ کہ میں جب تک اُن میں تھا۔ اُن پر گواہ تھا۔ پھر جب تو نے مجھے وفات دے دی۔ تو اس وقت تو ہی ان کا نگہبان تھا۔

اس حدیث شریف میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے انہی بیان کردہ معنوں کی تائید فرمائی ہے۔ چنانچہ فرمایا ہے "فاقول کما قال العبد الصالح" اپنے لئے اقول کا استعمال فرمایا ہے۔ جو فعل مستقبل ہے۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کے واسطے قال کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔ جو فعل ماضی ہے۔ یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ یہ واقعہ آئندہ زمانہ میں قیامت کے دن واقع ہوگا۔ مگر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ واقعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ سے بیشتر ہو چکا ہے۔ اسی واسطے کما قال العبد الصالح فرمایا ہے۔ لہذا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے جو تشریح ازالہ اوہام میں فرمائی ہے۔ وہ بالکل درست ہے۔ اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اس کی تصدیق فرما رہے ہیں ؛

اور براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ کا جو حوالہ آپ نے پیش کیا ہے۔ وہ سے جب اصلی عبارت کے ساتھ مقابلہ کر کے دیکھا جائے۔ تو صاف نظر آتا ہے۔ کہ آپ نے صریح طور پر دھوکا دہی اور فریب کاری سے کام لیا ہے۔ اپنی اسی کرتوت کی پردہ پوشی کے لئے وہاں ملخصاً لکھ دیا ہے۔ صفحہ مذکور پر اصل عبارت مندرجہ ذیل ہے۔

"اس تمام آیت کے اوّل و آخر کی آیتوں کے ساتھ یہ معنی ہیں۔ کہ خدا قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہے گا" اب ظاہر ہے۔ کہ یہاں اذ قال کے ذریعہ سے استدلال نہیں کیا گیا۔ بلکہ اوّل و آخر کی آیتوں کے ذریعہ سے تو پھر تناقض کیسے ہوا۔ تناقض اس صورت میں اس کا نام رکھا جا سکتا تھا۔ جبکہ براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ میں اذ قال کے ذریعہ سے ہی یہ استدلال کیا گیا ہوتا۔ کہ خدا تعالیٰ قیامت کے دن حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو کہے گا۔ مگر جبکہ ہر دو جگہ پر موضوع استدلال ہی جدا جدا تھے۔ تو اس کا نام تناقض رکھنے والے کو یا تو جاہل مطلق کہہ سکتے ہیں یا پھر فریبی اور مُضِل۔ ان میں سے جو نام چاہو۔ اپنے لئے پسند کر لو۔ لہذا ہم آپ کا اور آپ کی طرز تحریر کا دونوں کا لحاظ رکھتے ہیں۔

حقیقت یہ ہے۔ کہ اس سوال و جواب کے دو وقت ہیں۔ ایک تو عیسائیوں کے بگڑنے کے وقت جب انہوں نے حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور اُن کی والدہ کو خدا بنایا۔ حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو مطلع کرنے کے لئے۔ جس کی طرف مندرجہ بالا حدیث شریف کما قال العبد الصالح بھی اشارہ کرتی ہے۔ دوسرا قیامت کے دن۔ عیسائیوں کو مجرم اور لاجواب کرنے کے لئے۔ پہلے وقت کے متعلق ازالہ اوہام میں ذکر کیا گیا ہے۔ اور دوسرے کے متعلق براہین احمدیہ حصہ پنجم میں۔ اور ان دونوں معنی کرنے میں مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام منفرد نہیں ہیں۔ بلکہ متقدمین نے بھی یہ دونو معنی کئے ہیں۔ اور اس کا نام تضاد نہیں رکھا۔ ایسے کلمات آپ جیسے مکذبین انبیاء کے حصہ میں ہی آئے ہیں۔ مثال کے طور پر چند ایک تفاسیر سے حوالے دیئے جاتے ہیں۔

---

(۱) تفسیر ترجمان القرآن صفحہ ۱۰۱۹-۱۰۲۰ یہ ف۔ یہ دوسرا خطاب ہے۔ عیسیٰ علیہ السلام کو جو قیامت کے دن ہوگا۔ سامنے ان لوگوں کے جنہوں نے ان کو اور ان کی ماں کو دو معبود سوا اللہ کے ٹھیرایا تھا۔ کہ کیا تو نے ان سے یہ کام کرنے کو کہا تھا۔ یہ تہدید دراصل نصاریٰ کو ہے۔ کہ رؤس الاشہاد پر ان کو جھڑکی گھڑکی دی جائیگی۔ قتادہ وغیرہ نے اس طرح کہا ہے بدلیل آیۃ مابعد ھذا الیوم ینفع الصادقین صدقھم

سدی نے کہا۔ یہ خطاب و جواب دنیا میں ہے۔ ابن جریر نے اس کی تصویب کی ہے۔ کہا جب وہ مرفوع ہوئے آسمان پر تب یہ سوال و جواب ہوا تھا۔ اس دلیل سے کہ کلام بلفظہ ماضی ہے"

حسنؒ ایہ سدی و قطرب نے کہا۔ یہ بات وقت رفع کے طرف آسمان کے فرمائی تھی۔ جبکہ نصاریٰ نے ان کو معبود کہا تھا۔ مگر قول اوّل اولیٰ ہے۔ یا یہ کہنا اس لئے ہے۔ کہ مسیح کو خبلا دیا جاوے۔ کہ ان کی قوم نے بعد ان کے دین بدل ڈالا۔ ان پر وہ بات لگائی جائی۔ جو انہوں نے کہی تھی "

---

(۲) تفسیر حسینی جلد اوّل صفحہ ۳۴۳۔ واذ قال اللہ یا عیسیٰ بن مریم یاد کر جب کہے گا۔ اللہ اے عیسےٰ بیٹے مریم کے بعد لے جانے کے آسمان پر یا روز قیامت کو واسطے توبیخ نصاریٰ کے۔

(۳) جامع ترمذی۔ جلد ثانی کتاب التفسیر صفحہ ۱۳۲ مطبوعہ مطبع مجتبائی دہلی۔

عن ابی ہریرہؓ۔ قال تلقی عیسےٰ حجتہ فلقاہ اللہ فی قولہ اذ قال اللہ یا عیسیٰ بن مریم وانت قلت للناس اتخذونی وامی الٰھین من دون اللہ۔ قال ابوھریرہؓ عن النبی صلی اللہ علیہ وسلم فلقاہ اللہ۔ سبحانک ما یکون لی ان اقول مالیس لی بحق الایۃ کلھا۔ ھذا حدیث حسن صحیح ترجمہ۔ ابوہریرہؓ سے مروی ہے۔ وہ کہتے ہیں۔ کہ حضرت عیسےٰ نے اس سوال کا جواب اللہ تعالیٰ ہی سے سیکھا تھا۔ جو اللہ تعالیٰ نے اس آیت میں بیان فرمایا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے ہی انہیں یہ جواب سکھایا تھا۔ کہ سبحانک ما یکون لی ان اقول مالیس لی بحق تا آخر آیت۔ یہ حدیث ایسی حسن ہے۔ کہ صحیح کے قریب قریب ہے ؛

---

(۴) تفسیر در منثور جلد ۲ صفحہ ۲۳۹۔ اخرج ابن جریر و ابن المنذر و ابن ابی حاتم و ابو الشیخ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

عن میسرہ۔ قال لہما قال اللہ یا عیسیٰ ابن مریم وانت قلت للناس اتخذونی وامی الہین من دون اللہ ارعد کل مفصل منہ حتی وقع واخرج ابن ابی حاتم عن الحسن بن صالح قال لما قال وانت قلت للناس اتخذونی وامی الہین من دون اللہ۔ زال کل مفصل لہ من مکانہ خیفۃ۔۔ واخرج عبد الرزاق وابن جریر وابن ابی حاتم عن قتادہ فی قولہ تعالیٰ وانت قلت للناس اتخذونی وامی الہین من دون اللہ الخ قال تکون ذالک قال یوم القیامۃ الا تری انہ یقول ہذا یوم ینفع الصادقین صدقہم۔

یعنی میسرہ سے مروی ہے۔ کہ جب حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے یہ سوال کیا گیا۔ تو ان کے ایک ایک جوڑ پر لرزہ پڑ گیا۔ اور غشی طاری ہو گئی۔ اور حسن بن صالح سے مروی ہے۔ کہ اس سوال پر خوف کی وجہ سے ان کے جوڑ گویا اپنی اپنی جگہ چھوڑ کر ایک دوسرے سے الگ ہو گئے۔ اور قتادہ سے مروی ہے کہ قیامت کو ہوگا۔

ان حوالجات کے مطالعہ سے صاف معلوم ہوتا ہے کہ آیت اذ قال اللہ یا عیسیٰ بن مریم کو انت قلت للناس۔۔۔۔ الخ کے معنی زمانہ ماضی اور زمانہ مستقبل دونوں کے لحاظ سے کئے گئے ہیں۔ یہ بھی مانا گیا ہے۔ کہ زمانہ ماضی میں یہ واقعہ ہو چکا۔ اور یہ بھی مانا گیا ہے۔ کہ قیامت کے دن ہوگا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بھی دونو خیالات کا اظہار کیا۔ اور دلائل قاہرہ کے ساتھ ہر دو خیالات کا ثبوت دیا۔ مگر حیف ہے ان پر جن کی آنکھ تعصب کی وجہ سے اندھی ہے۔ اور مستفیض ہونے سے قاصر۔ (باقی وارد)

فاروق کی اشاعت بڑھانا آپ کا قومی فرض ہے۔ کم از کم آپ ایک خریدار مستقل فاروق کیواسطے عطا کر کے ثواب حاصل کریں۔ مینیجر فاروق

اعجاز احمدی پر اخبار اہلحدیث کا فضول واویلا

اخبار اہلحدیث ۱۵ ستمبر ۳۳ء کے پرچہ میں ایک مضمون بعنوان "پنجابی نبی کی ایک نشانی" شائع ہوا ہے۔ نامہ نگار مولوی محمد الدین صاحب میانوندی اپنے مضمون کو یوں شروع کرتے ہیں "ناظرین! اس بات کی اب ضرورت نہیں۔ کہ قادیانی اوہامی پیشگوئیوں پر مزید کاغذ سیاہی ضائع کی جائے"

نامہ نگار مذکور اپنے اس بیان کی تردید میں دروغ گو را حافظہ نباشد کے ماتحت عملی طور پر اخبار کے تقریباً تین کالم سیاہ کر کے اپنی فضولیت کا ثبوت دیتا ہے اور پھر لکھتا کیا ہے۔ وہی بینڈک کی پرانی ٹرٹر۔ یعنی وہی پرانے بوسیدہ اعتراضات جن کے ہزارہا جوابات سلسلہ عالیہ کی طرف سے دیئے جا چکے ہیں۔

حضرت مسیح موعودؑ کے اعجازی نشان اعجاز احمدی کے متعلق لکھتا ہے۔ "اہل دانش سمجھ سکتے ہیں۔ کہ جس پیشگوئی کے لئے تین سال کی مدت قرار دی گئی۔ جس کی نشانی یہ قرار دی گئی۔ کہ انسان کے ہاتھوں سے بالاتر ہو۔ قبولیت اور روشنی کی وجہ سے دلوں پر قبضہ کرے۔ وہ کیسی ہونی چاہیئے۔ کم سے کم اس میں اتنی بات تو ضرور ہو۔ کہ مرزا صاحب کی تدبیر کو اس میں دخل نہ ہو"

حضرات! اگر میں غلطی نہیں کرتا۔ تو نامہ نگار کا اس سے مطلب یہ ہے۔ کہ اس پیشگوئی میں مرزا صاحب کو کسی قسم کا تردد و فکر نہیں کرنا چاہیئے تھا۔ اور پیشگوئی میں کسی قسم کا دخل نہ دیتے۔ گویا پیشگوئی اس طرح پوری ہوتی۔ کہ آسمان سے کوئی گولا منکروں پر ایسا گرتا۔ کہ سب کو ملیامیٹ کر دیتا۔ اور کسی کو چوں تک نہ کرنے دیتا اور خود بول کر کہتا۔ کہ میں مرزا صاحب کی پیشگوئی کے مطابق ہوں۔ یا کوئی ایسی مری پڑتی۔ جو سب کو فی النار جہنم کر کے بول اٹھتی۔ کہ پیشگوئی پوری ہو گئی۔ یا پھر کوئی ایسا آسمانی صحیفہ آسمان سے پارسل ہو کر مولوی مہر الدین وغیرہ کے گھروں یا دفتر اہلحدیث میں آگرتا۔ اور بغیر کھولنے کے خود بخود بول اٹھتا۔ کہ میں مرزا صاحب کی تصدیق میں انزا ہوں۔ شاید تب جا کر یقین ہوتا۔ کہ مرزا صاحب کا اس میں دخل نہیں۔ ورنہ پھر بھی احتمال تھا۔ کہ گذشتہ منکرین کی طرح ہمنوا معترضین کہہ کر اعتراض کیا جاتا۔

میرے مکرم نامہ نگار۔ آپ نے اس فقرہ کے سمجھنے میں غلطی کھائی ہے۔ کہ وہ انسانی ہاتھوں سے برتر اور پاکتر ہوگا" شاید آپ کے نزدیک کسی پیشگوئی اور نشان کے ساتھ ملہم یا صاحب نشان کا تعلق پیشگوئی کرنے تک ہی ہوتا ہے۔ حالانکہ آپ کا یہ خیال درست نہیں۔

آپ کسی نبی کا کوئی نشان پیش نہیں کر سکتے۔ کہ جس میں اس نبی کو دخل نہ ہو۔ ہمیشہ اللہ تعالیٰ ابنیاء کے ہاتھوں پر نشانات ظاہر کر کے منکروں کو مغلوب کرتا چلا آیا ہے۔ اسی نے فرمایا۔ لاغلبن انا ورسلی جس سے ثابت ہوا۔ کہ ہر ایک پیشگوئی اور نشان میں خدا تعالیٰ اور اس کے رسول کا ہاتھ اور دخل ہوتا ہے۔ ورنہ کیسے سمجھا جائے۔ کہ کس کی پیشگوئی ہے۔ اور کس کی تائید میں نشان ظاہر ہو رہے ہیں۔ اس فقرہ "وہ انسانی ہاتھوں سے برتر اور پاکتر ہوگا" کا مطلب یہ ہے۔ کہ یہ نشان جو مرزا صاحب کے ہاتھوں پورا ہونے والا ہے۔ اس میں کسی فرد بشر کی امداد کی ضرورت تک نہ پڑیگی۔ محض خدا تعالیٰ کی تائید خاص اور مدد سے ظاہر ہوگا۔ گویا اس نشان میں خدا تعالیٰ کا خاص ہاتھ ہوگا۔

جس پیشگوئی کے متعلق آپ کا اعتراض ہے۔ اس کے متعلق مرزا صاحب نے کہاں لکھا ہے۔ کہ اس پیشگوئی میں میرا دخل نہیں۔ آپ تو لکھتے ہیں "صدق جس سے میں محبت رکھتا ہوں۔ ایک چمک کے ساتھ ظاہر ہوگا۔ اور جیسا کہ میں نے صادق کو دیکھا۔ کہ اس کا چہرہ چمکتا ہے اسی طرح وہ وقت قریب ہے۔ کہ میں صادق سمجھا جاؤنگا"

(اشتہار ۲۲ نومبر ۱۸۸۹ء)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس سے صاف ظاہر ہے۔ کہ حضرت مرزا صاحب نے نہ صرف صادق القول بلکہ صادق الفعل ہو کر صداقت کا ایسا اظہار کرینگے۔ کہ لوگوں کو صادق ماننا پڑے گا۔ آپ ہی سوچیں۔ کہ کوئی شخص صادق کیسے ہو سکتا ہے۔ جب تک کہ وہ قولی اور فعلی طور اپنا صادق ہونا ثابت نہ کر دے

پھر آپ اسی اشتہار کی دوسری خواب کی تعبیر فرماتے ہوئے لکھتے ہیں "بعض دلوں پر تسلط اس نشان کا ظاہر ہو کر صاحب نشان لوگوں کی نظر میں عزیز بن جائے" یعنی وہ نشان کا غلبہ اور مسلی کا نظارہ دکھانا ہوا لوگوں پر غالب آجائے۔ اور کوئی نہ ہو۔ جو اس کا مقابلہ کر سکے۔

چنانچہ حضرت مسیح موعود نے اس پیشگوئی کے ماتحت خدا تعالیٰ کی مدد خاص سے اعجاز احمدی کتاب لکھی۔ اور مخالف علماء کو اس کے مثل لانے کی دعوت دی۔ اور ساتھ ہی دس ہزار انعام مقرر فرمایا۔ اور مولوی ثناء اللہ کی خدمت میں خاص طور پر بھیج دی۔ جس کا آج تک آپ کے قبل مولوی ثناء اللہ صاحب یا کسی اور سے جواب نہ بن پڑنا اس امر کی زبردست دلیل ہے۔ کہ وہ کتاب خاص خدائی تائید سے لکھی گئی تھی۔ فأتوا بمثله ان کنتم صادقین ؛

پھر نامہ نگار آگے لکھتا ہے۔ کہ "ایک رسالہ اعجاز احمدی جو نصف اردو اور نصف عربی نظم تھا جس میں مولوی صاحب کی ہجو بھی تھی۔ اُن کے پاس بھیجکر یہ کہلایا کہ اتنی ہی ضخامت کا رسالہ اردو اور عربی نظم پانچ روز میں بنا دیں" (اہلحدیث)

میرے معزز دوست! اگر آپ کے دل میں تلاش حق کا خیال ہوتا۔ تو آپ مولوی ثناء اللہ صاحب سے یہی دریافت فرما لیتے۔ کہ یہ بات کہاں تک درست ہے۔ اگر آپ کو مولوی صاحب سے پوچھنے کا موقعہ نہ ملا تھا۔ تو مولوی صاحب کا فرض تھا۔ کہ ایسی بے ثبوت بات اپنی اخبار میں درج فرما کر اخبار کو بدنام نہ کریں۔ لیکن ایسی توقع اور پھر ایڈیٹر اخبار اہلحدیث اور اس کے رفقاء سے

ایں خیال است و محال است و جنوں۔ شرم چہ ... کہ پیش مردماں مے آید۔ نامہ نگار اور ایڈیٹر اخبار نے امانت اور دیانت کو بالائے طاق رکھکر ناظرین کو دھوکا دینے کی کوشش کی ہے۔ کہ اعجاز احمدی کا جواب یا اس کی مثل پانچ روز میں لکھنے کی شرط لگائی گئی۔

حضور نے ۸ نومبر ۱۹۰۲ء سے ۱۶ نومبر ۱۹۰۲ء تک آٹھ روز میں یہ رسالہ شائع کر کے مولوی صاحب کے گھر پہنچا دیا۔ ان کو ۱۶ نومبر سے ۱۰ دسمبر ۱۹۰۲ء تک ۲۵ یوم میں لکھنے کی مہلت دی۔ ۲۰ یوم کی میعاد تو مصنف عشرہ کاملہ نے بھی تسلیم کی ہے۔ چنانچہ عشرہ کاملہ ص ۶۷ پر وہ لکھتا ہے "چونکہ مرزا صاحب کو اعجاز کے باطل ہو جانے کا اندیشہ تھا۔ اس لئے ۲۰ یوم کی قید لگا دی"

پس ان کا ۲۰ - ۲۵ یوم کی بجائے پانچ روز کا واویلا کرنا دھوکا نہیں تو اور کیا ہے؟ اس کے بعد مولوی مہر الدین صاحب لکھتے ہیں۔ کہ "اب مولوی صاحب (ثناء اللہ صاحب۔ راقم) ضرور حیران ہونگے۔ کہ مرزا صاحب نے کئی سال یا کئی ماہ میں جو قصیدہ بحالت اطمینان خود لکھا۔ یا کسی سے لکھوایا۔ اس کا جواب ایسی حالت میں کہ ہر طرف شور و شغب برپا ہے۔ اس قلیل مدت میں کیونکر لکھا جائے"

میرے مکرم دوست! مولوی صاحب کی حیرانگی کا اندازہ تو آپ کی آج تک کی خاموشی سے لگ سکتا ہے۔ کہ اس کا جواب تا قیامت محالات سے ہے۔ لیکن اپنی تسلی فرمائیے۔ کہ اعجاز احمدی چھپ جانے کے ۳۰ سال بعد آپ کی قلم کیوں تھرا رہی ہے۔ کہ اس کا جواب کیونکر لکھا جائے۔ آج مدت کے بعد آپ کا مایوس کن فقرات اہلحدیث میں لکھنا۔ اور عاجز آنا اس امر کا ثبوت نہیں۔ کہ اس اعجازی نشان کے سامنے آپ لوگوں کی گردنیں جھکی ہوئی ہیں۔ اور جھکی رہیں گی۔ اب بولو مولوی مہر الدین صاحب یہ قصیدہ اعجازیہ معجزہ ہوا یا کہ نہیں ؛

پھر مولوی صاحب نے یہ لکھکر کہ "مرزا صاحب نے کئی سال یا کئی ماہ میں جو قصیدہ بحالت اطمینان خود لکھا۔ یا کسی سے لکھوایا ہے" مخلوق کو دھوکا دیا ہے۔ کہ یہ رسالہ مرزا صاحب نے اوّل تو خود لکھا نہیں۔ کسی سے لکھوایا ہے۔ یا اگر خود لکھا ہے۔ تو کئی ماہ اور کئی سال کی محنت سے لکھا ہے۔ اس کے جواب میں ہم لعنت اللہ علی الکاذبین کہکر مولوی ثناء اللہ صاحب کی تحریر پیش کرتے ہیں۔ جس میں صاف لکھا ہے۔ کہ یہ تحریر مرزا صاحب کی اپنی اور تھوڑے دنوں کی تصنیف ہے۔ آپ لکھتے ہیں "موضع مدضلع امرتسر میں مرزائیوں نے شور و شغب کیا۔ تو ان لوگوں نے لاہور ایک آدمی بھیجا۔ کہ وہاں سے کسی آدمی کو لاؤ۔ کہ ان سے مباحثہ کریں۔ اہالی لاہور کے مشورہ سے قرعہ فال بنام من دیوانہ زدند ایک نار آیا۔ اور صبح ہوتے ہی جھٹ سے ایک آدمی آپہنچا۔ کہ چلئے ورنہ گاؤں کا گاؤں بلکہ اطراف کے لوگ بھی سب کے سب گمراہ ہو جائیں گے۔ خاکسار چار و ناچار موضع مذکور میں پہنچا۔ مباحثہ ہوا۔ خیر اس مباحثہ کی روئداد تو ضمیمہ شحنہ ہند مورخہ ۲۴ نومبر ۱۹۰۲ء اہالی وہ نے شائع کرا دی۔ مگر مرزا جی کو ان کے فرستادوں نے کچھ ایسا ڈرایا۔ اور اپنی ذلت کا حال سنایا۔ کہ مرزا جی آپے سے باہر ہو گئے۔ اور جھٹ سے ایک رسالہ اعجاز احمدی نصف اردو اور نصف عربی نظم لکھکر خاکسار کے نام مبلغ دس ہزار روپیہ کے انعام کا اشتہار دیا" (الہامات مرزا ص ۹۵ ایڈیشن ششم)

ناظرین! مولوی صاحب کی مندرجہ بالا عبارت سے واضح ہو گیا۔ کہ رسالہ اعجاز احمدی مباحثہ مدّ (جو کہ ۲۹ - ۳۰ اکتوبر ۱۹۰۲ء کو ہوا تھا) کے بعد چند یوم میں شائع ہو کر مولوی صاحب کے پاس پہنچا۔ مولوی صاحب کی اس تحریر کی موجودگی میں مولوی مہر الدین کی تحریر کیا وقعت رکھتی ہے۔ لیکن افسوس کہ مولوی ثناء اللہ صاحب کو بھی اپنی تحریر بھول گئی۔ اور ایسی لغو بات اپنی اخبار میں درج کر کے بددیانتی کا ثبوت دیا ہے ---

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سچ ہے۔ تعصب اور ہٹ دھرمی انسان کو اندھا کر دیتی ہے۔

رہی یہ بات کہ "بحالتِ اطمینان خود لکھا۔ یا کسی سے لکھوایا"۔ یہ کس قدر مخفی پوشی ہے۔ کہ ایک شخص جس کی تحریر اور تقریر کا لوہا ایک دنیا مان چکی ہے۔ جس کے مقابل میں آج تک کسی کو جرأت نہیں ہوئی۔ کہ اس جیسی کوئی تحریر لکھدیں۔ جس کا آپ لوگوں کو بھی اعتراف ہے۔ اور پھر اُسے سلطان القلم بھی مانا گیا ہو۔ اس کے متعلق یہ لکھنا۔ کہ کسی سے لکھائی ہے۔ کس قدر خبث باطنی کا اظہار ہے ؛

بغرض محال ایک منٹ کے لئے یہ تسلیم بھی کر لیا جائے کہ کسی سے لکھوائی ہے۔ تو مولوی ثناء اللہ صاحب کے بھی تو آپ جیسے رفیق موجود تھے۔ اور کسی کو آج تک جرأت نہ ہوئی۔ کہ مولوی صاحب کو بھی اعجاز احمدی جیسی کتاب لکھدی جائے۔ تاکہ مولوی صاحب کو اپنے لئے "فاتح قادیان" کا لفظ پڑھتے۔ لکھتے اور سنتے ہوئے شرم محسوس نہ ہو +

بولو میاں مہر الدین اب بھی یہ قصیدہ (اعجاز احمدی) معجزہ ہوا یا نہیں ہے۔ کہ تمام دنیا کے عالموں کے ساتھ ہی مولوی ثناء اللہ صاحب اور آپ لوگوں کی قلمیں ٹوٹ گئیں۔ فافعلوا ان کنتم فاعلین +

(خاکسار چراغ دین احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ عاجز والہ)

دیانندی مشن

لکھشمن کے چور اور چیتر کا جواب

(از فتح محمد شرما کراچی)

(گذشتہ سے پیوستہ)

چور اور چیتر: - یہ بے باکی اور بدگوئی کا تخم بدقسمت دیانند اس ملک میں لایا۔

احمدی شرما: - نیوگ کے فلاسفر صاحب! حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے بالکل درست فرمایا ہے۔ کہ دیانند نے فی الحقیقت بے باکی اور بدگوئی کا نامبارک بیج اس ملک میں بویا۔ اور بدقسمت آریہ سماج نے اس بیج کو یا وہ گوئی۔ بدتہذیبی اور بے حیائی کا پانی دے کر درخت بنا دیا ہے۔ جس کے چند ایک گواہ میں ہدیہ ناظرین کرتا ہوں۔ امید ہے۔ کہ نیوگ کی فلاسفی کا دلدادہ اس پر پورا پورا دھیان دیگا۔ ملاحظہ ہو۔

دیانند کی بے باکی اور بدگوئی "سوامی دیانند نے تنیہ اور کیول سیتیہ پر کھڑے ہونے کا دعویٰ کیا ہے۔ لیکن انہوں نے نہ جانتے ہوئے جین دھرم۔ اسلام عیسائیت اور خود ہندو دھرم کو غلط طور پر ظاہر کیا ہے۔ جس شخص کو ان مذاہب کا سرسری علم ہوگا۔ وہ بآسانی ان غلطیوں کو محسوس کر سکتا ہے"۔

(از مہاتما گاندھی)

"دیانند نے روئے زمین پر تمام مذہبوں کو کھلے طور پر گالیاں دیں۔ اور اُن کا کھنڈن کیا"۔ (اخبار جاگرت ۱۰ مارچ سنہ ۱۹۲۶ء) "تمام مذاہب کے بزرگوں کو گالیاں نکالنا اور بھائی کو بھائی سے لڑانا اور اپنے خوفناک تعصب سے ہندو مسلمانوں میں نااتفاقی کا بیج بونا۔ دیانند کا یہ سب سے بڑا کام تھا"۔ (ستیارتھ دھرم پرچار ۱ دسمبر سنہ ۱۹۱۰ء)

"اس میں ذرا بھی سندیہ نہیں ہے۔ کہ دیانند نے دوسرے مذاہب کے بزرگوں کو گالیاں دینے میں بہت بڑا پرادھ کیا ہے"۔ (اخبار ہندوستان ۱۰ جنوری سنہ ۱۹۰۲ء)

ان تمام شہادات کی بنا پر حضرت صاحب نے بالکل بدھا یوگیہ پریتی پورک برتاؤ کیا ہے۔ جس سے ہر عقل مند انسان کو اتفاق ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی دوسرے مذہب کے مرے ہوئے بزرگوں کی شان میں بالکل کوئی سخت اعتراض نہیں کیا۔ بلکہ آپ نے صرف موجودہ لوگوں کی اخلاقی حالت کا پورا پورا نقشہ کھینچا ہے۔ تاکہ پرانے بزرگوں کی پیشینگوئیوں کو سچا ثابت کریں۔ جیسا کہ لکھا ہے کہ:-

شریمد بھاگوت پوران کا آجکل کے براہمنوں کو سرٹیفکیٹ

"پہلے زمانہ میں جو راکھش (یعنی ظالم) تھے۔ وہی کل جگ میں براہمن ہیں۔ وہ پاکھنڈی ہیں۔ ٹھگ ہیں۔ جھوٹے ہیں۔ لوگوں کو دھوکا دینے والے ہیں۔ ویدک دھرم سے وہ منحرف ہیں۔ وہ آڈمبر رچنے والے ہیں۔ شودروں کی سیوا میں لگے ہیں۔ ویدکی نندا کرنے والے ہیں۔ دھرم بھرشٹ ہیں۔ بہت بک بک کرنے والے ہیں"۔

(اخبار آریہ گزٹ ۲۹ مارچ سنہ ۱۹۳۰ء)

بقول آریہ سماج دیانند بھی کلجگی براہمن تھا۔ لہذا ثابت ہوا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

چھ سو روپیہ ماہوار کمانے کے قابل بنا دینے کا ذمہ دار ہوں

جو لوگ تجارت سے ناواقف ہیں۔ ان کے نزدیک بیس روپیہ روزانہ کمانا غیر ممکن ہے۔ مگر میں آپ کو یقین دلاتا ہوں کہ دھوکہ نہیں۔ فریب نہیں۔ اشتہار بازی نہیں۔ محبان وطن کی کوششوں سے کوچ انڈسٹریز کالج جاری ہو گیا ہے۔ اور عملی طور پر ہر آدمی کے ہاتھ سے انگلینڈ امریکہ۔ جرمنی۔ جاپان کی سوا سو ۱۲۵ قیمتی دستکاریاں سکھائی جاتی ہیں۔ اور اس قدر ارزاں مال بنانا سکھایا جاتا ہے۔ کہ باوجود کساد بازاری کے جس طرح انگلینڈ کا مال بازار میں فروخت نہیں ہوتا۔ مگر جاپانی مال محض ارزاں ہونے کی وجہ سے ہاتھوں ہاتھ فروخت ہوتا ہے۔ اور یہ دستکاریاں پچیس تیس روپیہ کے سرمایہ سے جاری ہو سکتی ہیں۔ جو لوگ یہاں نہیں آسکتے۔ وہ رسالہ دستکاری آٹھ آنہ میں منگوا کر فائدہ اٹھائیں۔ المشتہر۔ ڈاکٹر شفیع احمد بی۔ ایچ۔ ڈی۔ ایڈیٹر رسالہ دستکاری بلیماران دہلی پی منگوا دیگے تو ۱۴ آنہ کا ہوگا۔ اور منی آرڈر بھیجو گے۔ تو دس۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

نے صرف مذکورہ بالا پیشینگوئی کی تصدیق کی ہے۔ اور بس۔ اب میں یہ ثابت کرتا ہوں۔ کہ مذکورہ بالا پیشینگوئی تتھا دیانندیوں پر پوری اترتی ہے۔

دیانندی پاکھنڈی اور ٹھگ ہیں

"آریہ سماج میں خون دینے والے مجنوں دن بدن کم ہوتے چلے جارہے ہیں۔ اور ان کی جگہ دودھ پینے والے نقلی مجنوں آریہ سماج کے پریم کی ڈینگیں مار رہے ہیں۔ بھگوان کی شان جن کا کوئی دھرم نہیں۔ ایمان نہیں۔ وہ بھی آریہ سماج ہتیشی اور سرپرست کہلانے لگے ہیں۔ . . . آریہ سماج میں زیادہ تر ایسے آدمی ہیں۔ جو اپنے سوارتھ کے کارن ہی سماجوں میں پھنسے ہوئے ہیں۔"

(آریہ ویر لاہور ۱۱ر جنوری ۱۹۳۱ء)

"اس وقت سماج میں کئی طرح کی آپا دھاپی چل رہی ہے۔ اس وقت سماج کے لوگ ٹکے کو دھرم ملتے ہیں۔" (اخبار گورو گھنٹال ۷ر دسمبر ۱۹۳۰ء)

دیانندی لوگوں کو دھوکا دینے والے اور جھوٹے ہیں

"معمولی سے اختلاف رائے پر ایک دوسرے کو گندی سے گندی گالیاں دینا تو ایک معمولی سی ہی بات خیال کی جاتی ہے۔ سادھارن سے سادھارن بھید پر ذاتیات پر جھوٹے اور بے بنیاد حملے کرنے میں کوئی دقیقہ فروگذاشت نہیں کیا جاتا۔ . . . آریہ سماج کی موجودہ حالت بہت ہی دردناک ہے۔" (آریہ ویر لاہور ۱۱ر جنوری ۱۹۳۱ء صفحہ ۱۵)

"اس میں شک نہیں۔ کہ اس وقت آریہ سماج میں جو نیتی چل رہی ہے۔ اُسے دبو نیتی ہی کہا جا سکتا ہے اس نیتی کے کئی پربل کارن ہیں۔"

(آریہ ویر ۲۲ر فروری ۱۹۳۱ء صفحہ ۱۲)

دیانندی ویدک دھرم سے منحرف ہیں

"سچائی کا پھیلانا تو کجا آریوں کو دوسروں کے جذبات کی غلامی اختیار کرنی پڑ رہی ہے۔ ویدکی عظمت ہمارے دلوں پر اب حقیقی شکل میں نہیں رہ سکتی . . . . ہمارے ہزارہا نوجوان دھرم کو غیر ضروری اور قابل ترک قرار دینے لگے ہیں۔ . . . دھرم اصول وید اور سچائی کے خلاف جہاد کرنے کو تیار ہیں۔" (آریہ ویر ۸ر اکتوبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۵)

"آریہ لوگ جس رفتار سے چل رہے ہیں۔ اور جس پرواہ میں چل پڑے ہیں۔ اس سے تو یہی معلوم ہوتا ہے۔ کہ آریہ سماج ویدوں کا ادھار نہیں کر سکے گا۔ آریہ سماج کیول آج کل کو ریتی نوار ان سمجھا بن رہی ہے دُور بھاگیہ کی بات ہے۔ جو لوگ آگے بڑھتے جاتے ہیں۔ وہ ارد ھ ناستک اشردھالو بن رہے ہیں۔ ان کی سنتان بھی اشردھالو بن رہی ہے۔"

(پرکاش لاہور کارتی نمبر ۲۷ر اکتوبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۹)

دیانندی آڈمبر رچنے والے ہیں

"جن کے ہاتھ میں اس سمے آریہ سماج کی باگ ڈور ہے۔ زیادہ تر ایسے لوگ ہیں۔ جو آریہ سماج کو خاصہ مت (آڈمبر) بنا رہے ہیں۔ وہ اس بات کو انوبھو نہیں کرتے۔ کہ جو ہو رہا ہے وہی جو ہونا نہیں چاہیئے۔"

(پرکاش لاہور ۲۷ر اکتوبر ۱۹۲۹ء صفحہ ۱۹)

"جو لوگ آریہ سماج میں تھے۔ وہ ایک تو لڑائی میں مصروفیت کے باعث۔ دوسرے اپنی پارٹی کو مضبوط کرنے کی فکر اور تیسرے اپنے انسٹی ٹیوشنوں کو قائم رکھنے کے خیال سے متاثر ہو کر آریہ سماج کے اصل کام کو بھول گئے۔ اور یہاں تک بھولے کہ اپنے گھرانوں تک کو آریہ نہ بنا سکے۔ . . . . اور آریہ سماج میں ناستکتا (دھریت) پھیل گئی۔ . . . . جتنی بھی آج تک آریہ سماج نے سنستھائیں کھولیں۔ کوئی بھی ایسی سنستھا نہیں۔ جہاں پر وید کی تعلیم دی جاتی ہو۔"

(آریہ ویر لاہور ۲۶ر دسمبر ۱۹۲۹ء)

"آریہ سماج نے وید کا نام لے کر لوگوں سے لاکھوں روپے بٹورے۔ مگر آج آریہ سماج کا یہ حال ہے کہ وید کی تعلیم پھیلانا تو کجا آریہ ویدوں کے نام سے بھی متنفر ہو رہے ہیں۔ اب آریوں نے یہ دیکھ لیا ہے۔ کہ ویدوں کے نام سے لوگوں سے اور روپیہ نہیں ٹھگا جا سکتا۔ تو ویدوں کو بھی تلانجلی دے دی۔ لیکن آریوں کو جو چسکا پڑ چکا ہے۔ وہ ان کو نچلا نہیں بیٹھنے دیتا۔ اس لئے اب وہ اور روپیہ بٹورنے کے لئے اچھوت ودھار کا کام کرنے لگ پڑے ہیں۔ مگر ہمارا گذشتہ تجربہ یہ بتاتا ہے۔ کہ جب تک ان کو اس کام سے روپیہ ملتا رہے گا۔ یہ آریہ لوگ اخباری شور مچاتے رہیں گے۔ لیکن جونہی روپیہ آنا بند ہوا۔ یا کسی نے ان سے روپیہ وغیرہ کا حساب کتاب مانگا۔ تو یہ لوگ جھٹ پینترا بدل لیں گے۔"

دیانندی وید کی نندا کرنیوالے اور دھرم بھرشٹ ہیں۔

"ہندو نوجوانوں کو اپدیش دیا۔ جاتا ہے۔ کہ دھرم دیش (نتی) کے راستے میں روکاوٹ ہے ایشور وید۔ شاستر وغیرہ سب ڈھونگ ہیں۔ . . . . ویدوں اور شاستروں سے انکار ہی نہیں کیا جاتا۔ بلکہ اُن کا مذاق اڑایا جاتا ہے۔ . . . آریہ سماج . . . مندروں میں ست سنگ کے لئے جانا ان سب باتوں کو فضول سمجھا جا رہا ہے۔"

(اخبار آریہ گزٹ ۱۶ر اگست ۱۹۳۰ء)

"آریہ سماج نے بڑی بے دردی سے ان تیاگی دھرم پرائیں آتماؤں کو جھوٹے وہم و گمان میں پڑ کر سنتھاؤں کے مایا جال سے موہت ہو کر ان سنتھاؤں کی انتی کی چنتا روپی میں سوا ہا کر دیا۔ اب انہی سنتھاؤں سے نکلے ہوئے نوجوان ناستکتا (دھریت) کی بھیانک لہر میں بہتے ہوئے آریہ سماج اور ویدک دھرم پر مخول اڑا رہے ہیں۔"

(آریہ ویر ۲۲ر فروری ۱۹۳۱ء صفحہ ۳)

دیانندی بہت بک بک کرنے والے ہیں۔

"آریہ سماجی کہنے کو تو بہت کہہ جاتے ہیں۔ لیکن ان کی انتر آتما میں جتنی وہ باتیں کہتے ہیں۔ اُن پر وشواش نہیں رکھتے۔ . . . . آریہ سماج جنتا کی اتمک (روحانی) پیاس کو شانت نہیں کر سکتا۔ کوری بحث کرنے کے لئے آریہ سماجی بہت عادی ہو گئے ہیں۔"

(پرکاش لاہور ۲۱ر اگست ۱۹۳۲ء صفحہ ۱۲)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ان واقعات اور دیانندی شہادات کی موجودگی میں نیوگ کی فلاسفی کے دلدادے لکھشمن کا یہ کہنا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دیانند کے متعلق کوئی ناجائز لفظ لکھا ہے۔ بالکل غلط اور حقیقت کے خلاف ہے۔ اور صحیح واقعات کی صریح تردید ہے۔ اس لئے میں لکھشمن کے ہی الفاظ نہایت شکریہ کے ساتھ واقعات اور شہادت کی بنا پر واپس کرتا ہوں۔ دیانندی گرگئے بھی غضب کے نٹ کھٹ واقع ہوئے ہیں۔ دم تو بھرتے ہیں ویدک دھرم کی تبلیغ کا۔ مگر کام وہ کرتے ہیں۔ کہ وید اور دھرم تک کا نام ونشان نہ رہے۔ تعصب کی طرفداری حق کی مذمت اور دہریت کی پاسداری۔ دل میں بغض اور کینہ۔ ظاہر میں رواداری۔ نیکوں کے خلاف سفوبے اور ویدوں سے یاری۔ دکھلانے کو وید کے لئے اشک باری۔ بھلیں محافظ ویدک دھرم کا۔ اور رکھنا اس کی جڑھ پر کلہاڑی۔ آرڈلینی توحید کی اور پھیلانی اپنی دوکانداری۔ غلط تاویلوں اور غلط حوالوں کی کارگذاری اور دروغ کو فروغ دینے کے لئے تیزی اور طراری جو آریوں میں پائی جاتی ہے۔ سوائے اس کے نتیجہ نہیں لاسکتی۔ کہ آریوں کی طرح تمام ہندوؤں کا رہا سہا اعتقاد بھی اٹھ جاوے ؎

میرے دل کو دیکھکر میری وفا کو دیکھکر
بندہ پرور مصفی کرنا خدا کو دیکھکر

(باقی وارد)

کیفیت وید

آریہ سماج کی تعلیم اور اس کے بانی کے خیالات فاسدہ اگر آپ دیکھنا چاہیں۔ تو کتاب "کیفیت وید" دفتر فاروق سے منگوا کر ملاحظہ فرمائیں۔ جس سے انشاء اللہ آپ بہت محظوظ ہونگے۔ اگر ناپسند ہو تو واپس کردیں۔ اور قیمت منگالیں۔ بشرطیکہ کتاب خراب نہ ہوگئی ہو۔ صرف ۶ر کے ٹکٹ ڈاک بھیج کر دفتر فاروق سے طلب کرلیں۔ وی پی منگوانے میں ۶ر زائد خرچ ہونگے۔ (مینیجر فاروق بک ایجنسی قادیان پنجاب)

احمدی مشن

حافظ مبارک احمد صاحب خوشاب میں

مورخہ ۲۶/۹/۳۳ کو مولوی محبوب شاہ صاحب نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی خلافت بلافصل ثابت کرنے کے لئے ایڑی چوٹی کا زور لگایا۔ اور حضرات اصحاب ثلاثہ کے خلاف بھی بہت زہر اگلا۔ اور لوگوں کو اپنے دام فریب میں پھنسانے کی بہت کوشش کی۔ بعض کم فہم لوگ شیعیت کی طرف راغب بھی ہو گئے۔ حنفیوں کے خوشاب میں تین چار مولوی رہتے ہیں۔ دو ان میں سے دیوبندی ہیں۔ شیعہ مولوی صاحب کی تقریر کی تردید کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ بلکہ ایسی خاموشی اختیار کی۔ کہ گویا بالکل معمولی بات ہے۔ اس موقعہ پر اللہ تعالیٰ نے غیبی امداد فرمائی۔ یعنی حافظ مبارک احمد صاحب مورخہ ۲۸/۹/۳۳ کو صبح سویرے ہی خوشاب میں تشریف لاکر رونق افروز ہوئے۔ شیعہ مولوی صاحب کی تقریر کے نوٹ حافظ صاحب کے سپرد کئے گئے۔

پہلی تقریر

حافظ صاحب موصوف نے اسی دن رات کے نو بجے سے بارہ بجے تک شیعہ مولوی صاحب کے اعتراضات فرسودہ کے دندان شکن جواب دیئے۔ اور حضرات اصحاب ثلاثہ رضی اللہ عنہم کی خلافت بلافصل قرآن مجید اور احادیث صحیحہ سے ثابت کی۔ اور حضرت علیؓ کے کارہائے نمایاں بھی ظاہر فرمائے۔ اور ان کی خلافت چوتھی جگہ پر ثابت کی۔

دوسری تقریر

۲۹/۹/۳۳ کو اصحاب ثلاثہ کی بزرگی اور ایمان از روئے قرآن اور اور احادیث ثابت کیا گیا۔ تقریر ۹ بجے رات سے ۱۲½ بجے رات تک جاری رہی۔ لوگوں نے نہایت امن و سکون سے سنا۔ اور بہت دلچسپی لی۔

تیسری تقریر

مورخہ ۳۰/۹/۳۳ کو بقیہ تقریر اصحاب ثلاثہ و حضرت علیؓ کی فضیلت اور اہلبیت کی تعریف میں بیان کی گئی۔ حضرت عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ اور امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کی تعریف کی۔ اور لوگوں کو بتایا۔ کہ وہ کس شان کے انسان تھے۔

مذکورہ بالا تین تقاریر کا پبلک پر بہت گہرا اثر ہوا ہے۔ لوگوں کو شیعہ مجالس سے سخت نفرت ہو گئی ہے۔ اور انہوں نے حلفاً کہا ہے۔ کہ آئندہ ہم شیعہ مجالس میں ہرگز ہرگز شامل نہیں ہونگے۔ اب انہیں یقین ہو گیا ہے۔ کہ شیعہ اسلام کے سخت دشمن ہیں۔ احمدیوں کے متعلق جو بدظنی مخالفین نے ان کے دلوں میں ڈال رکھی تھی۔ کہ احمدی اصحاب ثلاثہ و دیگر بزرگان کی عزت نہیں کرتے۔ اب اس بدظنی کو دل سے نکال دیا ہے۔ اور اقرار کیا کہ احمدی ہی جیسی اصحاب ثلاثہ و اہلبیت کی تعریف سنی بیان کرسکتے ہیں اور نہ شیعہ۔

ہماری دیکھا دیکھی اور حسد کی وجہ سے دیوبندی مولوی صاحبان کو بھی جوش آیا۔ اور بادلِ ناخواستہ ۳۱/۹/۳۳ بنایت ۲/۱۰/۳۳ انہوں نے بھی شیعہ مولوی صاحب کے اعتراضات کے جوابات اس خیال سے دیئے کہ کہیں احمدی مولوی صاحب کی تقاریر کا پبلک پر اثر نہ پڑے۔ اور لوگوں کو احمدیت کی رغبت نہ ہو جائے۔ ان دیوبندی علماء نے ہماری ہی نقل کی۔ اور حافظ صاحب کے پیش کردہ دلائل و حوالجات پیش کرکے پبلک کو خوش کرنا چاہا۔ مگر سمجھدار لوگوں نے محسوس کرلیا۔ کہ یہ تو احمدی مولوی صاحب کے دسترخوان سے ہی ٹکڑے اٹھائے ہوئے ہیں۔ البتہ غلط حوالہ جات اپنی طرف سے زائد کردیئے۔ مذکورہ بالا تین یوم غیر احمدی علماء کی تقریروں کی وجہ سے ہم اعلائے کلمۃ الحق پہنچانے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سے قاصر رہے ؛

چوتھی تقریر

مورخہ ۹/۳۳ کو ہماری طرف سے وفات مسیح پر تقریر کرنے کے لئے منادی کرائی گئی۔ مگر ہماری منادی کے معاً بعد ہی شیعہ صاحبان کی طرف سے منادی کرائی گئی۔ کہ آج مرزائیت کی حقیقت بیان کی جائیگی۔ لوگوں نے جب دونوں منادیاں سنیں۔ تو تجویز کی۔ کہ دونوں طرف کی تقریریں پبلک کی حیرانگی کا باعث ہونگی۔ اس لئے باری باری سے تقاریر ہونی چاہئیں چنانچہ اس دن شیعہ صاحبان کو چند معتبرین نے تقریر کرنے سے روک دیا۔ اور ہماری تقریر برقرار رہی۔ حافظ صاحب نے وفات مسیح پر نو بجے سے بارہ بجے رات تک تقریر کی۔ جو کہ نہایت امن و سکون سے سنی گئی۔ سامعین کی تعداد تقریباً تین ہزار تھی۔ اور اسلام کے تمام فرقوں کے علماء بھی شامل تھے۔ غیر احمدی علماء اپنی اپنی جگہ پر ہماری تقریر کے نوٹ لیتے گئے۔ ہماری تقریر سے لوگوں نے حضرت عیسیٰ کی وفات کا اقرار کیا۔ اور کہا۔ کہ ہمارے علماء حافظ صاحب کے دلائل کو ہرگز نہیں توڑ سکیں گے ؛

۹/۳۳ کو شیعہ مولوی صاحب نے ہماری تقریر کی تردید کرنے کے لئے جلسہ کیا۔ اس جلسہ میں سامعین کی تعداد تقریباً چار پانچسو تھی۔ سامعین کی تعداد کم ہونیکی وجہ حافظ صاحب کے پہلے تین لیکچر تھے۔ جو کہ انہوں نے شیعہ کے اعتراضات کے جوابات میں دیئے تھے۔ اور لوگوں نے حلفاً عہد کیا تھا۔ کہ آئندہ شیعہ کی مجالس و تقاریر میں شامل نہیں ہونگے۔ شیعہ مولوی صاحب نے ہماری تردید تو کیا کرنی تھی۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عبارات کا غلط مفہوم لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ اور ہماری طرف غلط عقائد و غلط عبارات منسوب کیں۔ اور ہمارے پیش کردہ دلائل کے نزدیک بھی نہ پھٹکے۔ لوگوں نے اقرار کیا۔ کہ احمدی مولوی صاحب کے دلائل کو شیعہ مولوی صاحب نے چھوا تک بھی نہیں۔ اور ان کے پاس حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کی کوئی دلیل نہیں ہے ؛

مورخہ ۹/۳۳ دیوبندی مولوی صاحبان نے ہماری تقریر کی تردید کرنی شروع کی۔ مولوی صاحبان کو قرآن مجید و احادیث صحیحہ سے تو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی حیات کی کوئی دلیل نہ ملی۔ اور نہ ہی ہمارے پیش کردہ دلائل کو توڑ سکے۔ بلکہ تفاسیر کی عبارات ینزل علیہ امن السماء و رفع عیسیٰ الخ السماء کا لوگوں کو درس دیتے رہے۔ اور ان سے ان عبارات کو رٹواتے رہے۔ مگر سمجھدار اور تعلیم یافتہ طبقہ کے لوگ مولوی صاحبان کی اس کمزوری کو فوراً تاڑ گئے۔ اور احمدی مولوی صاحب کے دلائل توڑنے کے لئے عرض کی۔ مگر پھر بھی انہوں نے تفاسیر سے ہی ہمارے دلائل کو توڑنے کی ناجائز کوشش کی۔ مولوی مبارک احمد صاحب نے اپنی تقریر میں حضرت مسیح موعود علیہ کا قولی دلائل نامی پیش کیا تھا۔ لوگوں نے اس کے جواب کا مطالبہ کیا۔ مگر مولوی صاحب اس کا ذکر کرتے ہوئے اور بے نمازوں والے عذر پیش کرتے ہوئے پیچھے سے اس کو چھوڑ کر پبلک کو دھوکا دے گئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کے حوالہ جات سنا کر پبلک کی توجہ دوسری طرف مبذول کرا دیا ؛

حافظ صاحب نے اپنی تقریر میں احادیث سے مسیح موعود اور مسیح موسوی کے دو مختلف حلیے بیان کئے تھے۔ اور دونوں کے بالوں کا فرق بھی بتایا تھا۔ کہ آنے والے مسیح موعود رجل الشعر (سیدھے بالوں والا ہوگا) اور مسیح ابن مریم کے بال جعد یعنی گھنگر والے ہیں۔ اس پر دیوبندی مولوی صاحب نے ضد کی۔ اور کہا۔ کہ اگر کوئی رجل کے معنے سیدھے بال لغت کی کسی کتاب سے دکھا دے۔ تو دس روپے انعام پائے۔ حبذا آگا یا کلوث الاسلام کے جواب میں اصحاب کہف کو پیش کیا۔ کہ وہ تین سو سال بغیر کھانے کے زندہ رہے تھے۔ اور مائدہ من السماء پیش کیا۔ اور کہا۔ کہ آسمان سے پکا پکایا کھانا دسترخوان لگا ہوا اترتا تھا۔ پھر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو پیش کیا۔ کہ وہ چھ چھ سات سات روز بغیر کھانا کھانے کے وصالی روزے رکھا کرتے تھے۔ وغیرہ۔ ان کی تقریر کا اثر جاہل لوگوں پر ضرور ہوا۔ اور انہوں نے سمجھ لیا۔ کہ احمدی مولوی صاحب کی تقریر کا جواب ہو گیا۔ لیکن سمجھدار اور اہل علم لوگوں نے علی الاعلان کہہ دیا۔ کہ احمدی مولوی صاحب کے دلائل کو نہیں توڑا گیا۔

پانچویں تقریر

مورخہ ۹/۳۳ کو حافظ مبارک احمد صاحب نے غیر احمدی علماء کے اعتراضات کے جوابات دینے شروع کئے۔ اپنی تقریر کی تمہید میں قرآن و احادیث صحیحہ کی تمام کتب پر موقعیت ثابت کی۔ اور ابھی تین چار اعتراضات کے دندان شکن جوابات دینے پائے تھے۔ کہ مخالفین علماء نے محسوس کیا۔ کہ ہمارے اعتراضات و جوابات کی دھجیاں بکھر رہی ہیں۔ اور پبلک پر اثر پڑ رہا ہے۔ اور اس تقریر کا ہم سے جواب نہیں بن سکے گا۔ سننے کی تاب نہ لا کر حافظ صاحب سے قبل من قبلک المرسل کی ترکیب نحوی کرنے کے لئے کہا۔ حافظ صاحب نے اس خیال پر آیت مذکورہ کی ترکیب کر دی۔ کہ جاہل طبقہ پر اس کا برا اثر نہ پڑے۔ شیعہ مولوی صاحب نے پوچھا۔ کہ الرسل میں آل کیا ہے۔ جواب دیا گیا۔ آل محمد ہی ہے۔ مگر شیعہ مولوی صاحب نے ضد کی۔ کہ نہیں۔ آل استفراق ہے۔ پبلک کو اکسایا اور شور مچانے اور تالیاں پیٹنے کی ہدایت کی۔ جاہلوں نے شور مچانا۔ تالیاں پیٹنا اور سیٹیاں بجانا شروع کر دیا۔ اور لوگوں کو زور سے اٹھا کر اپنی عیدگاہ میں لے جا کر بٹھایا۔

جہاں ایک بدبخت ملاں کرم الدین جو کہ مطلق جاہل منہ پھٹ اور زبان دراز ہے۔ کو تقریر کرنے کے لئے کھڑا کیا۔ اس شیطان سیرت آدمی نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں سخت گستاخیاں کیں۔ اور دل کھول کر بدزبانی کی۔ ہماری جلسہ گاہ سے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شریر اور جاہل لوگ تو اٹھ کر چلے گئے تھے۔ مگر جو سات سو کے قریب فہیم اور علم دوست اشخاص بیٹھے رہے۔ اور ہماری تقریر کو خاتمہ تک نہایت توجہ سے سنا۔ غیر احمدی علماء کے گذشتہ دن والے اعتراضات کے نہایت خوبصورت پیرایہ میں جواب دیئے گئے۔ تقریر تین گھنٹے جاری رہی۔ اور بارہ بجے رات کو ختم ہوئی۔ الحمد للہ کہ تعلیم یافتہ طبقہ پر بہت اچھا اثر ہوا +

مورخہ ۸/۳۳/۱۲ کو ہماری طرف سے "تمام غیر احمدی علماء سے چند مطالبات انعامی ایک ہزار پچاس روپیہ" کے عنوان سے ایک اشتہار شائع کیا گیا۔ اس میں دیوبندی مولویوں کے رجل والے انعامی چیلنج کو منظور کیا گیا۔ اور اس میں تحریر کیا گیا۔ کہ اگر ہم رجل کے معنے لغت کی کتاب سے سیدھے بال نہ دکھا سکیں۔ تو بیس روپیہ انعام دینے کو تیار ہیں۔ ان مطالبات میں سب سے زبردست مطالبہ توفی کے لفظ کے متعلق تھا۔ اور اسی کا ایک ہزار روپیہ انعام رکھا گیا تھا۔ مگر غیر احمدی علماء کسی ایک مطالبہ کا جواب دینے کی بھی جرأت نہ کر سکے۔

مورخہ ۸/۳۳/۹ کو عبرت کے عنوان سے ایک اشتہار شائع کیا گیا۔ کہ فاسئلوا اھل الذکر ان کنتم لا تعلمون +

چھٹی تقریر

مورخہ ۹/۳۳/۹ کو حافظ صاحب نے رجل کے معنی سیدھے بال ثابت کرنے کے لئے دو گھنٹہ تقریر فرمائی۔ اور اپنے دعویٰ کی تائید میں دس دلائل پیش کئے۔ ان دلائل کے سننے سے لوگوں پر رجل کے معنی اچھی طرح واضح ہو گئے۔ اور تعلیمیافتہ طبقہ کے لوگوں نے تسلیم کر لیا۔ کہ رجل کے معنے سیدھے بال ہیں۔

ساتویں تقریر

مورخہ ۹/۳۳/۱۱ کو علامات ظہور مہدی پر حافظ صاحب نے ۲½ گھنٹے تقریر فرمائی۔ جس میں ظہور مہدی کی احادیث کے اختلافات واضح کئے گئے۔ اور ان اختلافات کے متعلق غیر احمدی علماء سے چند ایک سوالات کئے گئے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے علامات۔ وقت وغیرہ احادیث و قرآن سے بیان کیا گیا۔ اور ثابت کیا گیا کہ حضرت مرزا غلام احمد صاحب قادیانی علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی مسیح موعود و مہدی معہود ہیں +

آٹھویں تقریر

مورخہ ۹/۳۳/۱۳ کو اجرائے نبوت پر تین گھنٹے لیکچر ہوا۔ جو کہ رات کے بارہ بجے ختم ہوا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام و جماعت احمدیہ کے عقائد سے لوگوں کو آگاہ کیا گیا۔ آیت خاتم النبیین کے معانی اور معارف بتا کر تمام شبہات کا ازالہ کیا گیا۔

ہماری تقاریر اور دلائل کو غیر احمدی کیا شیعہ کیا سنی باوجود متعدد ہونے کے نہ توڑ سکے۔ اور نہ ہی جواب دے سکے۔ جس کا اثر سنجیدہ اور متین لوگوں پر یہ ہوا ہے۔ کہ غیر احمدی علماء محض فریب ہیں۔ اور حقیقتِ اسلام سے ناآشنا ہیں۔ محض اپنے گذارے کی صورت کو قائم رکھنے کے لئے بے قاعدہ طریق سے تردید کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اور اپنے علم کی پردہ دری کراتے ہیں +

خاص طور پر قابل ذکر یہ بات ہے۔ کہ غیر احمدی علماء نے اپنی تقاریر میں انا اعلم الناس کے دعوے کئے۔ اور مناظرے کے چیلنج دیئے۔ لیکن جب ہماری طرف سے ان کے دعوت مناظرہ اور چیلنج کو قبول کر لیا گیا۔ تو میدان میں آنے کی جرأت نہ ہوئی۔ شیعہ مولوی صاحب اپنی جگہ پر خوفزدہ ہو کر بیٹھ رہے اور سنیوں کے چار پانچ مولوی صاحبان جو بالکل بے دست و پا ہو کر ایک عاجز آدمی کے آگے ان کا علاج ہو گئے۔ ان کے حواریوں نے ان کو مناظرہ کے لئے باہر نکالنے کی بہت کوشش کی۔ مگر وہ بھی ناکام رہے چنانچہ سنیوں کے چند ایک نوجوان پارٹی کے لوگ ملک ہدایت اللہ خان صاحب ہنرائی سیکرٹری انجمن احمدیہ خوشاب کے پاس حلفیہ اقرار کر گئے۔ کہ ہم اپنے مولوی محمد شفیع صاحب کو فلاں مقام پر مناظرہ کی شرائط طے کرنے کے لئے لے آئے ہیں۔ اور آپ بھی اپنے مولوی صاحب کو اسی مقام پر لے آئیں۔

الحمد للہ کہ حافظ مبارک احمد صاحب وقت سے ۳/۴ گھنٹہ پیشتر ہی مقام مقررہ پر پہنچ گئے۔ لیکن سنیوں کے مولوی صاحب کو شرائط طے کرنے کے لئے تشریف لانے کی بھی جرأت نہ ہوئی۔ شیعہ مولوی صاحب تو بالکل ہی دم بخود ہو کر رہ گئے۔ الحمد للہ الذی ھزم الاحزاب وحدہ ونصر العبد وحدہ

اس بات کا اہل خوشاب پر ایک گہرا اثر ہے۔ کہ احمدیوں کا تن تنہا مولوی تمام فرقہ کے مولویوں کے چیلنج کو منظور کرتا ہے۔ مگر کسی کو میدان میں آنے کی جرأت نہیں ہوتی۔ آخر میں ناظرین اخبار سے استدعا ہے۔ کہ جیسا کہ یہ تقریریں محنت سے کی گئی ہیں۔ اور جیسا ان کا سنجیدہ اور تعلیم یافتہ لوگوں پر اثر ہوا ہے دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ بہت جلد ان کے نتائج کو ظاہر فرمائے۔ آمین +

چونکہ غیر احمدی علماء اور پبلک نے حافظ مبارک احمد صاحب کی علمی قابلیت کا اعتراف کیا ہے۔ اس واسطے ہم خوشاب کے احمدی حافظ صاحب کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ انہیں علم میں عمر میں دین میں اور تقویٰ میں زیادتی عطا فرمائے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے سلسلہ کو پھیلانے کی زیادہ توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین +

والسلام +

(خاکسار ملک) نصر اللہ خان احمدی سیکرٹری انجمن احمدیہ خوشاب)

یاددہانی

جن خریداران کے ذمہ فاروق کا بقایا ہے اور جنہوں نے وی۔ پی واپس کر دیئے ہیں۔ وہ سب دوست اپنا اپنا بقایا وغیرہ بذریعہ منی آرڈر ارسال کر دیں۔ ورنہ پھر وی۔ پی ارسال ہونگے۔ منیجر فاروق